رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵
تار کا پتہ الفضل قادیان
إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا
الفضل قادیان
THE DAILY ALFAZL QADIAN
ایڈیٹر غلام نبی
قیمت دو پیسے
جلد ۲۲ ۔ مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ ۔ یوم یکشنبہ ۔ مطابق ۹ جون ۱۹۳۵ء ۔ نمبر ۱۸۵

کوئٹہ کے مصیبت زدوں کی فوری امداد کی ضرورت

گذشتہ سال جب علاقہ بہار میں زلزلہ آیا۔ تو جان و مال کے نقصان کے لحاظ سے اسے ہندوستان کی تاریخ میں بے مثال قرار دیا گیا تھا۔ اور فی الواقعہ اس کی وجہ سے اتنا نقصان ہوا تھا کہ اس سے قبل چشم فلک نے ہندوستان میں زلزلہ سے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اب کوئٹہ کے زلزلہ نے اس نقصان کو مات کر دیا ہے۔ اور صاف الفاظ میں تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ "یہ زلزلہ نہ صرف بلوچستان۔ بلکہ ہندوستان کی تاریخ میں مہیب ترین ہے۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء میں دھرم سالہ میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اس نے بھی بہت تباہی مچائی تھی۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں بہار میں زلزلہ آیا۔ بہار کا زلزلہ بڑا ہولناک تھا۔ اور اس کے حالات پڑھ سن کر ہم حیران ہوتے تھے۔ لیکن کوئٹہ کے زلزلہ نے انہیں مات کر دیا ہے" (ٹریبیون ۶ جون)

ظاہری وجوہات کے لحاظ سے کوئٹہ کے زلزلہ میں جانی نقصان کے اس قدر مہیب ہونے میں اس امر کو بہت بڑا دخل ہے۔ کہ یہ زلزلہ رات کو اس وقت آیا جبکہ سب لوگ بے خبر سوئے پڑے تھے۔ اور چونکہ کوئٹہ میں ان دنوں بھی لوگ چھتوں کے نیچے سوتے ہیں۔ اس لئے مکانوں کے گرنے کی وجہ سے نیچے دب گئے۔ اور ان کا بہت بڑا حصہ ہلاک ہو گیا۔ یہ تو جانوں کے غیر معمولی اتلاف کی وجہ ہے۔ لیکن مالی نقصان کی بھی کوئی حد نہیں رہی۔ اور یہ اس لئے کہ بہار کی نسبت تھوڑے رقبہ میں زلزلہ کوئٹہ کا زور محدود رہا۔ اور بہت زیادہ عمارات وغیرہ زمین سے ان حالات نے مل ملا کر ایک ایسا مہیب منظر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جو انسانی بے کسی اور بے بسی کو انتہائی شکل میں پیش کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کا پتہ بتا رہا ہے سینکڑوں خاندان جو رات کو خوش و خرم سوئے صبح کو خاک و خون میں تڑپتے ہوئے پائے گئے اور ان میں سے بہت سے ہمیشہ کی نیند سو گئے وہ لوگ جو شام کو لاکھوں اور ہزاروں روپے کے مالک تھے۔ ان میں سے جو موت کے منہ میں چلے گئے۔ وہ تو اس دنیا کی ضروریات سے مستغنی ہو گئے۔ لیکن جو زندہ بچ گئے۔ ان کے قبضہ میں ایک کوڑی بھی باقی نہ رہی۔ اور ان کے لئے ہر قسم کا انتظام سرکاری طور پر کرنا پڑا۔ اس قسم کی ایک دو مثالیں نہیں۔ بلکہ اس کثرت سے ہیں۔ کہ ان کو ابھی تک شمار بھی نہیں کیا جا سکا ہے۔ علاوہ ازیں مجروحین کی جو دردناک حالت ہے اور جو اس وقت پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے علاوہ دیگر مقامات تک بھی پہنچ چکے ہیں۔ وہ نہایت ہی دردناک اور روح فرسا ہے۔ ایسی صورت میں ہر وہ شخص جس کے سینہ میں دل اور دل میں درد کا احساس ہے۔ خیال کر سکتا ہے کہ انسانی ہمدردی اس سے کس بات کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور مخلوق خدا کی خدمت کا فرض اس سے کیا چاہتا ہے۔ وہ نہایت ہی دردناک حالت جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہر شخص پر آ سکتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جن کو اس مصیبت سے بچا لیا ان کا فرض ہے۔ کہ جہاں ان کے قلوب آستانہ الوہیت پر گر جائیں۔ اور ان کے ذرہ ذرہ میں خشیت اللہ سما جائے۔ وہاں خدا تعالیٰ کے اس احسان کا عملی طور پر بھی شکریہ ادا کریں یعنی مصیبت زدوں کی جس رنگ میں جس قدر بھی امداد کر سکیں۔ ضرور کریں۔ اور جلدی کریں۔

جماعت احمدیہ کو اس کار خیر میں شریک کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ایک اعلان شائع فرما چکے ہیں۔ بلکہ اپنے پاس سے نقد رقم بھی عطا کر چکے ہیں۔ نیز حضور کے خاندان کے چھوٹے چھوٹے بچوں تک نے اس میں حصہ لیا ہے ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں جلدی حصہ لے کیونکہ امداد کی فوری ضرورت ہے۔ چھوٹے بچوں میں بھی انسانی ہمدردی کا احساس پیدا کرنے کے لئے یہ تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بھی چندہ دیں اور امدادی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال کر دی جائیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ یہ نمونہ قیامت زلزلہ جسے ہر چھوٹا بڑا قہر الٰہی اور غضب الٰہی کہہ رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے خوف سے کانپ اٹھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شائع فرمودہ پیشگوئیوں کے ماتحت۔ اور آپ کی صداقت کے ثبوت میں آیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کا جو جذبہ رکھا تھا۔ وہ بھی بے حد وسیع تھا۔ اور اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقابل برداشت توہین کرنے والا پنڈت لیکھرام آپ کی پیشگوئی کے ماتحت ہلاک ہوا۔ تو اس کے متعلق بھی آپ نے فرمایا:-

"ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے درد بھی اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا۔ کہ وہ بد زبانیوں سے باز آ جاتا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ میں اس کے لئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں۔ اس سے کوئی بات انہونی نہیں"۔

جبکہ لیکھرام جیسے انسان کے متعلق اس کی مصیبت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قدر رحم و شفقت کا اظہار فرما سکتے ہیں۔ تو عام مصیبت زدہ مخلوق کے لئے ہمیں جس طرح ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ وہ عیاں ہے۔ پس حادثہ کوئٹہ کے مصیبت زدوں کی امداد کی طرف احمدی جماعتوں کو فوراً متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور اس میں ایک لمحہ کا بھی توقف نہ کرنا چاہیئے۔

کوئٹہ کا زلزلہ نہایت غیر معمولی قہری نشان ہے

کوئٹہ میں جس شدت کا زلزلہ آیا اس کا اندازہ دوسرے امور کے علاوہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت جاپان کی طرف سے ہمدردی کا جو پیغام وائسرائے ہند کو موصول ہوا اس میں نقصان کو غیر معمولی خیال کرتے ہوئے جس کا ذکر ابتداء میں اخبارات نے کیا۔ لکھا گیا کہ حکومت جاپان امید رکھتی ہے۔ کہ نقصان اس سے بہت کم ہوگا۔ جو اخبارات میں ظاہر کیا گیا ہے۔

جاپان وہ ملک ہے۔ جہاں اکثر زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اور اس وقت تک کئی ایک نہایت خطرناک زلزلے آ چکے ہیں۔ وہاں کی حکومت نے کوئٹہ کے زلزلہ کے نقصان کو جب غیر معمولی سمجھا۔ اور خیال کیا۔ کہ در حقیقت اس سے بہت کم نقصان ہوا ہوگا۔ تو غور کیجئے۔ ابتدائی نقصان اعلان بھی کتنا حیرت انگیز تھا۔ پھر وائسرائے ہند نے اس پیغام ہمدردی کا جو جواب دیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ میں نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ کوئٹہ کے زلزلہ کی وجہ سے جو تباہی آئی۔ وہ اس سے بہت بڑی ہے۔ جس کی اطلاع پہلے ملی تھی۔ اور یہ واقعہ ہے کہ جوں جوں تحقیقات ہو رہی ہے۔ جان و مال کا نقصان پہلے کی نسبت بہت بڑھتا جا رہا ہے۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ کتنا غیر معمولی قہری نشان دکھایا ہے۔

نیشنل لیگ اٹھوال کی اہم قراردادیں

۴ رجون کو نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب صدر لیگ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہو کر منظور ہوئیں:۔

۱۔ جماعت احمدیہ اٹھوال کا یہ جلسہ ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں احرار کانفرنس کا ارادہ کیا گیا۔ جیسا کہ احراری اخبارات سے ظاہر ہے۔ تو یہ بہت بڑے فتنہ کا موجب ہوگا۔ امید ہے۔ کہ حکومت پنجاب سابقہ احرار کانفرنس کے بد نتائج کو محسوس کرتی ہوئی اس کے منعقد ہونے کی اجازت نہیں دے گی۔ جبکہ حکومت نے احرار کانفرنس کے صدر کے خلاف مقدمہ چلا کر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی ہے۔ کہ یہ کانفرنس واقعی قانون شکن اور امن عامہ کو برباد کرنے والی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ حکومت اپنے تلخ تجربہ کے بعد اس کے انعقاد کی پھر اجازت دے۔

۲۔ احراری اخبارات یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملا عنایت اللہ احراری کے قتل کے لئے کسی آدمی کو خطوط لکھے۔

ہم ان کے اس صریح جھوٹ کے خلاف سخت غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہتک سمجھتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کا اشتعال انگیز جھوٹ لکھنے والے اخبارات کے ساتھ قانونی سلوک کرے۔

۳۔ فیصلہ ہوا۔ کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب بہادر پنجاب لاہور۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

(خاکسار سیکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال)

سید عطاء اللہ صاحب کی اپیل کا فیصلہ

جرم قائم رکھا گیا۔ مگر سزا کم کر دی گئی

سشن جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے دیوان سکھ آنند کے فیصلہ کے خلاف جو اپیل دائر کر رکھی تھی۔ ۶ رمئی کو اس کا فیصلہ سناتے ہوئے جرم قائم رکھا گیا۔ مگر چھ ماہ قید سخت کی سزا میں تخفیف کر کے صرف عدالت کے برخاست ہونے تک قید کی سزا دی گئی۔

عطیۂ بھوپال بہ سر اقبال

واہ! کیا شان ہے تری۔ بھوپال
اور بھی ہو بلند جاہ و جلال
تا دم زیست پائیں گے تجھ سے
پانصد ماہوار۔ "سر اقبال"

حسن رہتاسی

حکومت انگریزی کے خلاف سید عطاء اللہ صاحب کی نفرت انگیزی

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اپنی سہارن کی تقریر میں گورنمنٹ انگریزی کے خلاف جہاں اور بہت کچھ کہا۔ وہاں اسے "فرعونی طاقت" بھی قرار دیا۔ اگرچہ انہی الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ بخاری صاحب گورنمنٹ انگریزی کے متعلق کس قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ تاہم ایک اور احراری مولوی صاحب نے "فرعونی طاقت" کی حال ہی میں جو تشریح کی ہے۔ وہ پیش کی جاتی ہے۔ تا معلوم ہو سکے کہ احراری اور ان کے "امیر شریعت" مسلمانوں کے دلوں میں گورنمنٹ انگریزی سے نفرت و حقارت پیدا کرنے کے لئے اس کا کس ڈھنگ میں نقشہ کھینچ رہے ہیں۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی ایک تقریر ۲۸ رمئی کے "زمیندار" میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں وہ فرعون کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"فرعون دھریہ خدا سے منکر ہونے کے علاوہ نہایت ظالم اور ہیبتناک تھا۔ حکمرانی میں کسی آئین و قانون کا پابند نہیں تھا۔ اور اس کے نزدیک انصاف و ظلم ایک دوسرے کے مترادف تھے۔ بنی اسرائیل کی قوم جو حسب و نسب اور دنیاوی وجاہت کے اعتبار سے سربرآوردہ تھی۔ فرعون ان کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا رکھتا۔ بلا معاوضہ بیگار کے کاموں میں لگائے رکھتا۔ اور غلاموں سے بھی بدتر سلوک ان سے روا رکھتا۔ بلکہ اس نے ان کے نوزائیدہ نرینہ فرزندوں کو قتل کر دینے کا حکم دے رکھا تھا تاکہ وہ قوت نہ پا سکیں۔ غرض بنی اسرائیل کو ہر طرح سے پست اور ذلیل کرنے کی تدابیر عمل میں لاتا۔"

گویا بخاری صاحب مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی جگہ اور انگریزی حکومت کو فرعون کی جگہ رکھ کر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر انگریزی حکومت مظالم کرنے میں اسی طرح بیباک ہے۔ جس طرح بنی اسرائیل پر مظالم کرنے میں فرعون کی حکومت بیباک تھی۔ نیز جس طرح فرعونی حکومت حکمرانی میں کسی آئین و قانون کی پابند نہیں تھی۔ یہی حال گورنمنٹ انگریزی کا ہے۔

عوام میں حکومت کے خلاف اس طرح نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے ان حالات میں بھی اگر احراریوں کے متعلق حکومت کے افسر صحیح واقعات اعلیٰ حکام تک نہ پہنچائیں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ بعض حکام کی نمک حرامی سے فائدہ اٹھا کر احراری ملک معظم کی رعایا میں بغاوت کی

ضرورتِ زمانہ کی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر زبردست گواہی

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا (مسیح موعودؑ)

(از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم - بی - اے - گجراتی)

کسی مدعیٔ نبوت کا عین ضرورت کے وقت مبعوث ہونا اس کے دعوے کی صداقت پر بذاتِ خود ایک دلیل ہے۔ کیونکہ خدا تعالے جیسی حکیم و خبیر ہستی کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وُہ دُنیا میں روحانی معالج (نبی) کو ایسے وقت میں بھیجے۔ جبکہ دُنیا اس کی محتاج نہ ہو۔ ممکن نہیں۔ بعینہٖ اسی طرح ایسے زمانہ میں جبکہ چاروں طرف فسق و فجور۔ کفر و شرک۔ بدی اور بدکاری کا دَور دَورہ ہو۔ مخلوق اپنے خالق سے کلی طور پر روگردان ہو چکی ہو۔ یہ کہنا کہ خدا تعالے اپنے بندوں کی روحانی اصلاح کے لئے کوئی نبی۔ یا رسُول نہیں بھیجے گا۔ خدا تعالے کی شان کے متعلق حد درجہ کی گستاخی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی ضرورت کو بیان فرماتے ہُوئے اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعہ ع) کہ دُنیا کی کھلی کھلی گمراہی مقتضی تھی۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے محمّد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چمکتے ہُوئے سُورج (سراجِ منیر) کی طرح نمودار ہوں۔ تاکہ کفر و معصیت کی تاریکیاں اُجالے کی صورت میں مبدّل کر دی جائیں:۔

ایک عذرِ نامعقول اور اس کا جواب

آج مخالفینِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی طرف سے آنکھیں بند کرنے کے لئے یہ عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ جب ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے۔ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان ہے۔ ہم صوم و صلوٰۃ کے قائل ہیں۔ تو پھر ہمیں کسی نبی کی کیا ضرورت ہے۔

اس سوال کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک نبی کی آمد کے تو تم بھی قائل ہو۔ اگر کسی نبی کی ضرورت نہیں تھی۔ تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آنے کی کیا ضرورت ہے پس تمہارا مسیح ناصری کا انتظار کرنا خود اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی اہلِ جہاں کو ایک نبی کی احتیاج ہے۔ اس ضرورت کے سوال میں احمدی و غیر احمدی دونوں متفق ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ غیر احمدی اس ضرورت کو حضرت مُوسےٰ علیہ السلام کی امت میں سے پُورا کرنے کے متمنی ہیں۔ مگر احمدیوں کا ایمان یہ ہے کہ اس ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے خود ہمارے سید و مولےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی امت سے حضور ہی کے ایک غلام کو منتخب کیا جانا مقدر تھا۔ کیونکہ بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باقی تمام انبیاء کا فیضان ختم ہو چکا۔ اب ہر ایک خیر و برکت کو اپنے اندر جمع کرنے والی یہی خیر الامم ہے۔ جسے سید الانبیاء و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامنِ فضیلت کے ساتھ حقیقی وابستگی کا شرف حاصل ہے۔ ؎

ہم ہُوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

علاوہ ازیں قرآن مجید کے رُو سے ثابت ہے۔ کہ نبی کے لئے تشریعی ہونا شرط نہیں۔ نہ یہ ضروری ہے۔ کہ نبی صرف اسی وقت مبعوث ہو جبکہ پہلی الہامی کتاب محرف و مبدل ہو چکی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا۔ (مائدہ ع) کہ ہم نے تورات کو نازل کیا۔ اس کے بعد تورات کے مصدق جو انبیاء آتے رہے وُہ تورات ہی سے فیصلے کرتے تھے۔ خود نئی شرائع لیکر نہیں آتے تھے۔ اگر واقعات کو دیکھا جائے۔ تو بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی۔ اس کے نزول کے وقت وُہ کوہ طور پر تھے۔ مگر حضرت ہارون علیہ السلام اس وقت اپنی قوم میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی خلافت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے ان پر کوئی کتاب نازل نہیں ہُوئی علےٰ ہذا القیاس حضرت اسمٰعیلؑ۔ حضرت اسحاقؑ۔ حضرت سلیمانؑ حضرت یحیےٰؑ حضرت زکریاؑ۔ غرضکہ ہزاروں انبیاء علیہم السلام ایسے گزرے ہیں۔ جن پر کوئی نئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ ان انبیاء کا کام صرف پہلی شریعت پر عمل کرانا۔ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینا۔ اور مخلوق کا اپنے خالق کے ساتھ تعلق قائم کرانا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ اِنَّ النَّبُوَّةَ لَا يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ صَاحِبَ شَرِيْعَةٍ جَدِيْدَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ فَاِنَّ اَوْلَادَ اِبْرَاهِيْمَ كَانُوْا عَلٰى شَرِيْعَتِهٖ۔ (رُوح المعانی جلد ۵ صفحہ ۱۸۶) کہ نبی کے لئے کسی نئی مستقل شریعت کا لانا ضروری نہیں۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اپنے باپ ہی کی شریعت پر عامل تھی غرضکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ قرآن کریم اکمل واتم اور ناممکن التحریف والتبدیل کتاب ہے۔ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بگڑی ہُوئی۔ جادۂ استقامت سے بھٹکی ہُوئی۔ قرآن مجید کو مہجورًا چھوڑنے والی۔ شَرٌّ مِّنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ علماء کے بے پناہ قبضۂ اقتدار میں پھنسی ہُوئی۔ یہود نا مسعود کے شِبْرًا بِشِبْرٍ (قدم بقدم) چلنے والی اور ۷۳ فرقوں پر منقسم ہو جانے والی امت کی اصلاح کے لئے ہاں اس کو پھر قرآن مجید کی پاک تعلیم پر عمل کرانے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے فیضان سے ایک فارسی الاصل فتح نصیب جرنیل کا کھڑا ہونا۔ دربارِ محمدی سے ایک "حَکَمًا عَدلًا" کا سرٹیفکیٹ پانے والے "نبی" کا مبعوث ہونا مقدر تھا۔ جس نے دُنیا کو پکار پکار کر کہا۔ کہ یہ مقام میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے حاصل کیا ہے۔ ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است (مسیح موعودؑ)

غیر احمدی زعماء کی شہادت

پس جب یہ ثابت ہو جائے۔ کہ تمام دُنیا کی عموماً۔ اور امتِ محمدیہ کی خصوصًا موجودہ حالت خود اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی صداقت سمجھنے میں بہت حد تک آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب باوجود قرآن مجید کے موجود ہوتے کے مسلمانوں نے اس پر عمل چھوڑ دیا ہے۔ اور باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے کے حضور کے احکام اور ارشادات کی تعمیل۔ حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ کا تتبع ترک کر دیا ہے۔ باوجود صوم و صلوٰۃ کے اقرار کے اس کی حقیقت سے وُہ عاری ہو چکے ہیں۔ تو پھر ان حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ ہمیں کسی ہادی۔ اور رہنما کی ضرورت نہیں۔ کس قدر افسوسناک ہے۔ ؎

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

۱۔ مولوی ظفر علی صاحب (دستی) اپنی نظم "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب" میں لکھتے ہیں۔ ؎

چھوڑ دی ہے جب سے لیکن ملّتِ بیضا کی راہ
ہم مسلماں ہو گئے دُنیا کی قوموں میں ذلیل

۲۔ نواب صدیق حسن خانصاحب آف بھوپال (وہابی) فرماتے ہیں:۔

"اب اسلام کا صرف نام۔ قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں"۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۳۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال "آزاد خیال مسلمان" جن کی جسمانی۔ روحانی و اقتصادی پریشانیاں ان کے افلاسِ تخیل کے اس مظاہرہ میں منتج ہُوئی ہیں۔ جو حال ہی میں اُنہوں نے احرار کی بے ہنگم شورش سے دبکر جماعت احمدیہ کے خلاف ایک مضحکہ خیز بیان کی صورت میں ظاہر کیا ہے مسلمانوں کی موجودہ حالت کو "جواب شکوہ" میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ۔ تو تمدّن میں ہنُود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہُود

اور بھی اسی قسم کے بیسیوں حوالجات ہیں جن میں غیر احمدی زعماء نے موجودہ مسلمانوں کی اسلام سے بیگانگی اور عملاً علیحدگی کا رونا رویا ہے۔ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی عملی حالت خود اس بات کی مقتضی تھی کہ موعودِ کل ادیان پیغمبر اس زمانہ میں مبعوث ہو۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

"افسوس! یہ نہیں سوچتے کہ یہ دعویٰ بے وقت نہیں۔ اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فریاد کر رہا تھا کہ میں مظلوم ہوں۔ اور اب وقت ہے۔ کہ آسمان سے میری مدد ہو" (اربعین ۳ و ۴ صہ ۳)

"نہ صرف یہ کہ میں زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں۔ بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے" (پیغام صلح آخری صفحہ)

انصاف پسند مسلمانوں سے سوال

قرآن مجید کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کی اخلاقی، روحانی و دینوی پستی کا جو عالم ہے۔ وہ محتاجِ تشریح نہیں۔ ہر شخص اپنے دل کو ٹٹول کر خود اس کا جواب دے سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو مخاطب فرماتے ہوئے ان کے دل سے یہی سوال کیا ہے۔ ہم اس سوال کو اس جگہ درج کرتے ہوئے انصاف پسند غیر احمدی دوستوں سے انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ آج جبکہ مسلمانوں کا روحانی اور اخلاقی زوال اپنے کمال کو پہونچ چکا ہے۔ کیا اس کے پیش نظر خدا تعالےٰ کی سنتِ قدیمہ اور عادتِ مستمرہ کا تقاضا یہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کہ وہ ان کی اصلاح کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جس اسلام کو یہ مخالف مولوی اور ان کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ صرف پوست ہے نہ مغز اور محض افسانہ ہے۔ نہ حقیقت! پھر کوئی کیونکر اس کو قبول کرے۔ اور جس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک شخص مذہب کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہی بیماری اس دوسرے مذہب میں بھی ہے۔ تو اس تبدیلی سے کیا فائدہ؟ یوں تو ہر ایک بھی دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے قائل ہیں۔ مگر خدا کا قائل وہی ہے جس کی یقین کی آنکھ کھلی ہے۔ اور وہی گناہ سے بچ سکتا ہے۔ جو یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھتا ہے۔ باقی سب جھوٹے قصے ہیں اور سب کفارے باطل! سو وہی زندہ خدا اس آخری زمانہ میں اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔ تا لوگ ایمان لائیں۔ اور ہلاک نہ ہوں۔ قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے۔ مگر یہ سب سے بڑا کلام مگر وہ تم سے بہت دور ہے۔ تمہاری آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔ اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو۔ تو گواہی دے سکتے ہو۔ کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تم سے پوشیدہ ہیں۔ تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اگر واقعاتِ خارجیہ کی شہادت کچھ چیز ہے تو تم انصافاً آپ ہی شہادت دے سکتے ہو۔ کہ اس موجودہ زمانہ میں تمہاری کیا حالتیں ہیں؟ سچ کہو کہ کیا تم گناہوں سے اور تمام ان حرکات سے جو تقویٰ کے برخلاف ہیں ایسے ڈرتے ہو۔ جیسا کہ ایک زہر ہلاہل کے استعمال سے انسان ڈرتا ہے۔ سچ کہو کہ کیا تم اس تقویٰ پر قائم ہو جس تقویٰ کیلئے قرآن شریف میں ہدایت کی گئی تھی سچ کہو کہ وہ آثار جو سچے یقین کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ تم میں ظاہر ہیں؟ تم اس وقت جھوٹ مت بولو اور بالکل سچ کہو کہ کیا وہ محبت جو خدا سے کرنی چاہئے اور وہ صدق و ثبات جو اس کی راہ میں دکھانا چاہئے۔ وہ تم میں موجود ہے؟ تم خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہو۔ کہ اس مردار دنیا کو جس صفائی سے ترک کرنا چاہئے۔ کیا تم اس صفائی سے ترک کر چکے ہو؟ اور جس اخلاص اور توحید و تفرید سے خدائے واحد لاشریک کی طرف دوڑنا چاہئے۔ کیا تم اسی اخلاص سے اس کی راہ میں دوڑ رہے ہو؟ ریاکاری سے بات مت کرو۔ اور لاف زنی سے لوگوں کو خوش کرنا مت چاہو۔ کہ وہ خدا درحقیقت موجود ہے۔ جو تمہارے ہر ایک قول اور فعل کو دیکھ رہا ہے۔ تم بات کرتے وقت اس قادر کا خیال کر لو جس کا غضب ایک کھا جانے والی آگ ہے۔ وہ جھوٹی شیخیوں کو ایک دم میں جہنم کا ہیزم کر سکتا ہے۔ سو تم سچ سچ کہو۔ کہ تمہارے قدم دنیا کی خواہشوں یا دنیا کی آرزوؤں یا دنیا کے مال و متاع میں پھنسے ہوئے ہیں یا نہیں؟ اور قریب تھا۔ کہ دنیا اس زہر سے مر جاتی۔ اگر خدا یہ آسمانی سلسلہ اپنے ہاتھ سے قائم نہ کرتا اور اگر تم چالاکی سے کہو۔ کہ ہم ایسے ہی ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور ہم میں گناہ کی کوئی تاریکی نہیں۔ اور پورے یقین کے انجن سے ہم کھینچے جا رہے ہیں۔ تو تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اور آسمان اور زمین کے بنانے والے پر تہمت لگائی ہے۔ اسلئے قبل اسکے جو تم مرو۔ خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے گی۔ یقین اپنے نوروں کے سمیت آتا ہے۔ کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا۔ مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے۔ تو تم اس سے انکار نہ کرتے۔ جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا۔ اے غافلو! یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر جا نہیں سکتا۔ اور اندرونی کدورتیں اور دل کی مہلک بیماریاں بغیر یقین کے دور نہیں ہو سکتیں جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو۔ یہ رسم اسلام ہے نہ حقیقتِ اسلام۔ حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے۔ اور دل میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور سفلی زندگی مر جاتی ہے۔ اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ یہ سب کچھ یقین کے بعد آتا ہے۔ اور یقین اس یقینی کلام کے بعد جو آسمان سے نازل ہوتا ہے" (نزول المسیح صہ ۹۳ و ۹۴)

"جو شخص مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے قبول کرتا ہے۔ اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ اس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہیں رہے گا۔ کیونکہ اس کے پاس نرے قصے ہیں نہ مشاہدات! خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں۔ جو شخص میرے پاس آئے گا۔ اور مجھے قبول کریگا۔ وہ نئے سرے اس خدا کو دیکھ لیگا جس کی نسبت دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے باقی ہیں" (نزول المسیح صہ ۸۴)

ناظرین کرام! یہ وہ دل کی شہادت ہے جس کی بناء پر ہم انصاف کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات پر غور فرمائیں۔ اور اگر خدا تعالےٰ آپ پر حق کھولدے۔ تو اس کو قبول کر کے خدا کی خوشنودی اور رضا حاصل کریں۔

مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

ٹانڈہ

نور الٰہی صاحب ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور سے لکھتے ہیں ۲۲ و ۲۳ مئی مولوی صالح محمد صاحب سے تقریریں کرائی گئیں۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ باوجود سخت رکاوٹوں کے سامعین بکثرت آئے ۲۴ تاریخ مولوی صاحب اور میں دسوہا کیتھال گئے۔ جہاں بعض مولویوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ دوسرے دن مخالفوں نے جلسہ کیا جس میں غلط بیانیاں کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ چودھری عبدالعزیز بگیو والیہ نے بھی تقریر کی۔ اور بہت سی گالیاں دیں۔ ہم نے جلسہ کر کے ان کے تمام اعتراضات کے جواب دیئے۔ مجمع کافی تھا۔

ویرووال

ایک دوست ویرووال ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں۔ کہ ۱۷ مئی مولوی بہاء الحق قاسمی نے ختم نبوت پر ۱½ گھنٹہ تقریر کی۔ خاتمہ پر مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے مطالبہ کیا۔ کہ آپ ہمیں جواب کے لئے وقت دیں۔ مگر انکار کر دیا گیا۔ حاضرین پر اس کا اچھا اثر ہوا۔ ۱۷ مئی کو مولوی بہاء الحق صاحب نے پھر تقریر کی۔ جس کے خاتمہ پر مولوی محمد شریف صاحب نے پھر مطالبہ کیا۔ مگر پھر انکار کر دیا گیا۔

سفر میں تبلیغ

جب کبھی مجھے سفر پر جانا پڑے میں اپنے ساتھ دو چار ٹریکٹ اور اشتہار گاڑی میں ضرور رکھ لیتا ہوں جسے مسافر خوشی خود بخود مانگ کر پڑھتے ہیں ایک مرتبہ بٹالہ سے لاہور تک ایک سخت مخالف سے میری بحث ہوتی رہی۔ چند ماہ کے بعد اس نے معذرت کرتے ہوئے لکھا۔ کہ میں نے غلطی کی کہ آپ سے سخت کلامی کی اور سب و شتم سے پیش آیا۔ اب میں معہ دس افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو گیا ہوں۔ اسی طریق سے اگر احمدی افراد خورد و کلاں دورانِ سفر میں ٹریکٹ اور دو چار کتب ساتھ لیجا کر تبلیغ کیا کریں۔ تو اس سے تبلیغ کا دائرہ چند روز میں ہی وسیع ہو سکتا ہے۔ اس طریق

سر محمد اقبال کا عجیب و غریب جدید سیاسی رَوَیہ

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کی ۱۱ مئی کی اشاعت میں خان صاحب چودھری ریاست علی خان صاحب کا جو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی نیشنل یونینسٹ پارٹی کے سرکردہ رکن ہیں۔ ایک مضمون شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سر محمد اقبال کے جدید سیاسی رویہ نے جس کا اظہار انہوں نے اس طویل بیان میں کیا ہے۔ جو اخبارات میں شائع ہوا۔ بہت سے لوگوں کو اسی طرح متحیر کیا ہے جس طرح خود مجھے۔ میں سوال زیر بحث کے خالص مذہبی پہلو کے متعلق اظہار خیالات نہیں کرنا چاہتا۔ مگر اس بات پر افسوس کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ سر اقبال ایسی معروف شخصیت ایک عرصہ تک کیوں ایک ظاہر دباہر جماعت کے متعلق مہر سکوت لگائے رہے۔ اور اس تمام لمبے عرصہ میں اپنی تقریرات و تنقیحات سے دنیا کو محروم رکھا۔ اب ان کا مسلمانوں کو یہ انتباہ۔ کہ وہ احمدیوں سے علیحدگی اختیار کرلیں۔ اور ان سے بالکل الگ تھلگ رہیں۔ مایوسانہ طور پر بے وقت ظہور میں آیا ہے۔ کیونکہ گذشتہ کئی سال تک وہ مسلمانانِ پنجاب کی کئی ایک سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کا مسلمانوں کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے ہمنوا وہم جلیس رہے ہیں۔

باوجود اس کے ہم فرض کرلیں۔ کہ احمدیوں کو اسلام سے بالکل بے تعلق قرار دینے کا نکتہ اب ان کے ذہن رسا کا مرہونِ منت ہوا ہے۔ انہیں یہ حق کہاں سے حاصل ہوگیا۔ کہ حکومت کو اس کی مذہبی معاملات میں مکمل عدم مداخلت کی پالیسی کی بناء پر احمدیہ جماعت کی ترقی اور اس کے ہندوستانی مسلمانوں کی متحدہ قومیت اور استحکام کے لئے باعث خطرہ ہونے کا ذمہ دار قرار دیں۔

ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ایمرسن کے حال کے مشورہ کو جو انہوں نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مسلمانانِ پنجاب کو اپنے باہمی اختلافات کو یکسر مٹا کر سیاسی ترقی کے لئے متحدہ کوشش کرنے کے متعلق دیا تھا۔ ڈاکٹر اقبال نے اپنے طویل اور پیچیدہ بیان کے لئے بطور کمونٹی استعمال کیا ہے۔ تاکہ وہ نوزائیدہ فرقوں کی نسبت حکومت کے رویہ عدم مداخلت کو پرانے مذاہب کے لئے مضرت رساں ثابت کرسکیں۔ ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر کے واضح مشورہ میں سے جو انہوں نے مسلمانانِ پنجاب کو نہایت خلوص سے دیا۔ سر اقبال نے کئی ایک فضول معانی کا استنباط کیا ہے۔ جو میرے نزدیک اسی قدر بے حقیقت ہیں۔ جس قدر کہ ناجائز۔ گورنر بہادر کی تقریر کا کسی صورت میں بھی یہ مطلب نہیں سمجھا جاسکتا۔ کہ انہوں نے مذہبی معاملات میں احمدی عقائد کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا مشورہ مسلمانوں کو دیا ہے یا مذہبی مباحثات کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو جائز اور باامن مذہبی بحث کرنے سے روکا ہے۔ گورنر بہادر نے جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک صحیح الدماغ انسان کا مسلک ہے۔ مسلمانانِ پنجاب کی پبلک زندگی میں انتشار پیدا کرنے والی سرگرمیوں کو مذموم قرار دیتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ہم منظم اور متحد ہوکر ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ جو صوبہ کی پبلک زندگی میں نئی اصلاحات کے نفاذ پر رونما ہونے والے ہیں۔ سر اقبال نے بجائے اس کے کہ اس مشورہ کی محرک خلوص نیت کی قدر کرتے۔ اس میں سے عجیب و غریب مطالب استنباط کئے ہیں۔ اور حکومت پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو مجبور کیا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو جمہور مسلمانان ہند کا ایک جزو لاینفک سمجھیں۔

ایک اور الزام جو ڈاکٹر صاحب نے کھلم کھلا حکومت پر لگایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حکومت نے مسلمانوں میں شہری اور دیہاتی کی تفریق ڈال دی ہے۔ میرے خیال میں یہ سب سے زیادہ مذموم الزام ہے۔ ڈاکٹر اقبال اور ہم سب جانتے ہیں کہ اگرچہ حقیقت میں اور عملی طور پر شہری و دیہاتی کا امتیاز ہے۔ مگر اس سے کوئی تفریق پیدا نہیں ہوئی۔ پنجاب کونسل جس کے سر اقبال خود رکن رہ چکے ہیں پارٹیوں نے کبھی اس قسم کا طرز عمل اختیار نہیں کیا۔ مسلمانوں کے شہری نمائندے ان بحثوں میں دیہاتی مفاد کے لئے ہمیشہ سرگرم معاون رہے۔ جو دیہاتی حقوق کی حفاظت کے لئے پنجاب کونسل میں کی جاتی رہی ہیں کبھی کسی ایک مسلمان شہری نمائندے نے بھی کسی ایسے قانون کی جس کی غرض دیہاتی اقوام کے حقوق کی حفاظت ہو مخالفت نہیں کی۔ باوجود اس کے کہ ایسے قوانین کا بداثر ہندو شہری جماعتوں کی طرح مسلمان شہری طبقوں پر بھی پڑتا ہے۔

نیشنل یونینسٹ پارٹی کا پہلا اور معروف لیڈر اور بانی ایک شہری ہی تھا۔ پھر بھی وہ ایک نہایت اہم دیہاتی حلقے کی طرف سے منتخب ہوا۔ ان حالات میں مسلمانوں کا ایک ذمہ وار لیڈر ہونے کی حیثیت سے سر اقبال کے لئے قطعاً ناجائز اور نامناسب تھا۔ کہ وہ شہری اور دیہاتی کا سوال اٹھا کر اس قوم میں جو پہلے لاتعداد منافرتوں مناقشوں اور مغائرتوں کی شکار ہوچکی ہے۔ اور زیادہ تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرتے۔

میں سر اقبال سے بکمال ادب درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ پنجاب کے غریب مسلمانوں کو ایک اور خانہ جنگی کی ندامت اور ذحمت سے بچائیں۔ کیونکہ ایسا جھگڑا ان تمام سابقہ جھگڑوں سے جو کہ مسلمانوں کی قومیت کو تباہ و برباد کرچکے ہیں۔ زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہوگا۔

مباحثہ نیروبی مکمل چھپ گیا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کی تین اشاعتوں (اپریل۔ مئی۔ جون) میں مباحثہ نیروبی جو تین اہم مضامین (وفات و حیات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ صداقت مسیح موعود) پر مشتمل ہے۔ چھپ کر شائع ہوگیا ہے۔ ناظرین الفضل صرف آٹھ آنے میں یہ مکمل مباحثہ ٹکٹ یا انڈین پوسٹل آرڈر جو ہر ڈاکخانہ سے مل سکتے ہیں۔ بھیج کر منگوالیں۔ منیجر اردو ریویو۔ قادیان پنجاب

احراریوں کی مبالغہ آمیزی کا ایک نمونہ

وہ لوگ جن کو احراریوں کی تقریریں سننے یا ان کے اخبارات دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ کس طرح یہ لوگ سچائی کی مٹی پلید کر رہے ہیں اور مبالغہ آمیزی کے علاوہ جھوٹ کو شیر مادر کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ اگر کسی جلسہ میں چند سو آدمی آجائیں۔ تو قطع نظر اس بات کے کہ جلسہ گاہ میں اتنی گنجائش بھی تھی۔ یا نہیں۔ اخبارات میں سامعین کی تعداد پندرہ بیس ہزار سے کم نہیں شائع کی جاتی۔ اسی طرح اگر کسی جلوس میں سو پچاس آوارہ مزاج اشخاص نے شرکت کرلی۔ تب بھی احراری اخبارات میں لکھا جاتا ہے۔ کہ "ہزارہا فرزندانِ توحید کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر"

حال ہی میں عطاء اللہ صاحب بخاری شملہ گئے۔ اور حسب معمول اخبارات میں استقبال کرنے والے "ہزارہا مسلمانوں" کی تعداد اشاعت کے لئے بھیج دی گئی۔ چنانچہ انگریزی اخبار نیشنل کال دہلی میں بھی یہ خبر درج ہوئی۔ لیکن دوسرے ہی دن اخبار مذکور کے نمائندہ مقیم شملہ نے اس کی تردید شائع کرائی۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"کل کے پرچہ میں ایک خبر مندرج تھی کہ جب عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری شملہ گئے۔ تو ہزارہا مسلمان ان کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ شملہ میں ایسے مسلمان مرد جو کسی لیڈر کے استقبال کے لئے وقت نکال سکیں۔ ہزاروں کی تعداد میں پائے ہی نہیں جاتے۔ ہاں اگر ایک مرد بھی باقی نہ رہے جو استقبال کے لئے نہ آئے۔ تو بے شک تعداد ہزارہا تک پہنچ سکتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے خود دیکھا۔ صرف بیس یا پچیس آدمی کارٹ روڈ پر مولانا کا استقبال کر رہے تھے بہر حال ایسے مبالغوں کو جہاں تک کم کیا جائے پبلک کے نیز صحافت کے لئے مفید ہوگا"

(نیشنل کال مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۳۵ء) خاکسار محمد شریف بی اے از ڈیرہ دون۔

سنگاپور کے مذہبی اور تجارتی حالات

ایک احمدی کے قلم سے

سنگاپور میں تجارت کی حالت اس وقت بہت گری ہوئی ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ جاپان یہاں سے قریب ہے۔ وہاں کا مال اس کثرت سے اور اتنا سستا آتا ہے کہ دوسرے ممالک کا مال اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ سوائے گھی کے اور کوئی چیز یہاں نہیں آتی۔ البتہ اگر کوئی کتابوں کی تجارت کرنے والا ہو تو خوب ہی کام چلا سکتا ہے۔ خواہ کتابیں عربی کی ہوں یا اردو کی۔ اسی طرح اگر بیس پچیس روپے کا مال یہاں سے خرید کر دیہات اور ریاستوں کے بڑے شہروں میں فروخت کیا جائے۔ تو بہت کچھ نفع ہو سکتا ہے یہاں ٹیوشن کا کام بہت خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے۔ اور اگر کوئی کوشش کرے۔ تو سینکڑوں روپے ماہوار کما سکتا اور دنیوی عزت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کا بہترین طریق یہ ہے کہ ایک مکان کرایہ پر لے کر اشتہار دیا جائے۔ کہ اگر کوئی اردو یا عربی پڑھنا چاہے۔ تو فلاں جگہ آ کر پڑھ سکتا ہے۔ یہاں کی بعض چیزیں ہندوستان بھیجی جا سکتی ہیں۔ مثلاً ناریل کا تیل۔ ہاتھی دانت۔ کالی مرچ۔ لونگ جائفل۔ بید وغیرہ۔ یہاں تجارتی مال پر کسی قسم کی ڈیوٹی اور کسٹم نہ ہونے کی وجہ سے تمام اشیاء سستی مل جاتی ہیں۔ تجارت عموماً چینیوں کے ہاتھ میں ہے شہر کی کل آبادی ساڑھے پانچ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں سے تین لاکھ چینی اور باقی اڑھائی لاکھ غیر ممالک کے لوگ اور یہاں کے اصلی باشندے ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ چینی لوگ بظاہر صفائی پسند معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت بہت گندے ہیں۔ ان کی دوکانوں خصوصاً کھانے پینے کی دوکانوں کے سامنے سے گذرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان کے کھانے سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ جسے برداشت کرنا بہت تکلیف دہ ہے۔ ان کی عورتوں کا لباس سیاہ ہے۔ پاجامہ قریباً غرارے سے ملتا ہے۔ عورتیں ننگے سر رہتی ہیں۔ ہندوستانی یہاں بہت کم ہیں۔ البتہ پنجاب کے سکھ پولیس اور فوج میں اکثر نظر آتے ہیں جو کہ ہوشیارپور اور جالندھر کے علاقہ کے ہیں۔ جالندھر اور ہوشیارپور کے راول بھی یہاں پھیری کا کام کرتے ہیں یا بعض پنساری کی دوکانیں چلاتے ہیں۔ خال خال ہزارے کے لوگ بھی ہیں۔ مالابار اور مدراس کے علاقے کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو یا تو تبادلہ سکہ کا کام کرتے ہیں۔ یا اور قسم کی تجارت۔ بعض سندھی تاجر وسیع پیمانہ پر کپڑے کی تجارت کرتے ہیں جو خوب چلتی ہے۔ مگر وہ سب ہندو ہیں۔ یہاں عرب بھی کہیں کہیں بستے ہیں مگر نہایت بری حالت میں۔ کھلم کھلا شراب نوشی کرتے ہیں گندم کے آٹے کا بھاؤ قریباً پانچ سیر پختہ ہے اور گوشت وغیرہ بہت مہنگا ہے۔

یہاں بید کا کام بہت ہوتا ہے۔ یہاں آج کل ایک خاص تحریک کا زور ہے جس کا مقصد مذہب کو تہ و بالا کرنا ہے۔ عیسائیوں کو اس کے متعلق بہت فکر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک یہاں کے دو عربی اخبار مجھے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ایک کا نام صوت حضر موت ہے جو چار صفحہ کا ہے اور دوسرے کا نام المجد العربی ہے۔ جو پندرہ روزہ ہے۔ اور آٹھ صفحے کا ہے۔ ملایا۔ انگلش اور عربی کے روزانہ اخبارات بھی نکلتے ہیں۔

چینی نہایت تند خو وحشی مگر ڈرپوک معلوم ہوتے ہیں اور جاپانی بظاہر باخلاق اور نرمی سے پیش آنے والے۔ ان کی شکلوں میں بہت فرق ہے۔ جاپانی چینیوں کی نسبت قدرے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں مسجدوں میں رہنے کی اجازت نہیں تبلیغی میدان بہت وسیع ہے تعصب کم ہے لیکن اکثر بے دینی ہے۔ یہاں کی نو ریاستیں مسلمانوں کی ہیں لیکن ان کے حکمرانوں کو وظائف دے کر حکومت انگریز کر رہے ہیں۔ سنگاپور میں بدھ مذہب کے لوگ اکثر پائے جاتے ہیں لیکن دیہات میں قریباً نوے فی صدی مسلمان ہیں۔ سنگاپور بہت ہی خوبصورت شہر ہے۔ اس کی جامع مسجد عالی شان اور قابل دید ہے۔ آب و ہوا معتدل ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا فوجی قلعہ بھی ہے۔ یہاں کی بندرگاہ نہایت عالی شان ہے۔ رات کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک بہت بڑا شہر سمندر میں بس رہا ہے۔

مسئلہ نبوت مسیح موعود پر دو غیر مبایع مبلغین کی گفتگو

۲۳ مئی بعد نماز صبح غیر مبایعین کے دو مولویوں کے درمیان تبادلہ خیالات ہو رہا تھا۔ ہم بھی اتفاقیہ جا پہونچے۔ ایک مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ثبوت قرآن مجید کی ان آیات سے پیش کر رہے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت میں بیان فرمائی ہیں۔ اور مسلم کی اس حدیث سے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ کہا گیا ہے اور الہامات سے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے بیانات و ارشادات سے اس بات کا مکمل ثبوت دے رہے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

چونکہ دلائل نہایت قوی تھے۔ اس لئے مولوی عمرالدین صاحب کچھ معقول جواب نہ دے سکے۔ ہم دیکھتے تھے۔ کہ مولوی عمرالدین صاحب دم بخود ہو گئے۔ جب ان سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ الہامات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی قرار دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مجاز وغیرہ کی کوئی قید نہیں لگائی۔ معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک اس نبوت سے حقیقی نبوت مراد ہے۔ مجازی نبوت مراد نہیں۔ ورنہ اگر خدا خود کہیں تو اپنے الہام میں اس حقیقت کا اظہار کر دیتا۔ اور بتا دیتا کہ اس نبوت سے مراد مجازی اور لغوی نبوت ہے۔ جب نہیں بتایا تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی طور پر نبی کہا گیا ہے۔

مولوی عمرالدین صاحب باوجود کوشش کے اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکے۔ اور کہہ دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں اور دراصل محمودی ہیں۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ میں قادیانی نہیں۔ ہاں قادیانی حضرات کو حضرت مرزا صاحب کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنے میں حق پر سمجھتا ہوں۔ آخر مولوی عمرالدین صاحب یہ کہہ کر کہ ریل کا وقت ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ چلے گئے۔ میر مدثر شاہ کہنے لگے۔ مجھے کچہری جانا ہے۔ اور مولوی احمد یار غیر مبایع مبلغ نے کہا۔ چلو قرآن کو خدا کا کلام ثابت کرو۔ نماز کا ثبوت قرآن میں دکھاؤ محمد رسول اللہ نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ جیسا کہ ما رمیت اذ رمیت الخ اور ید اللہ فوق ایدیھم سے ثابت ہو رہا ہے۔ مولوی صاحب نے اس جہالت اور گستاخی کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور گفتگو ختم ہو گئی۔ ہم مولوی صاحب سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر غور کریں اور دعا کریں۔ تا ان پر حق کھل جائے۔ اور وہ راہ راست پر آ جائیں۔

(نامہ نگار)

تبلیغی ٹریکٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے نثر و نظم میں زلزلہ کوئٹہ و بہار وغیرہ چار قسم ٹریکٹ اور شرائط بیعت و احمدی عقائد کے عنوان سے ٹریکٹ تیار کئے گئے ہیں قیمت ۲ر سینکڑہ ۰ اگر دیہہ ہزار دوست جلد منگا لیں

وصیتیں

نمبر ۳۳۲ ؎ :- منکہ سلطان احمد ولد میاں گل احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن پنڈی کا مو ڈاک خانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ ۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ پندرہ روپیہ ہیں۔ میں تازیست ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور میں اس ماہوار آمد کا حصہ وصیت کردہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ تازیست کرتا رہونگا

العبد :- سلطان احمد سکنہ پنڈی کا مو ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات حال سٹیٹ محمود آباد ڈاک خانہ نبی سر ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد :- شیر محمد باجوہ سکنہ محمود آباد سٹیٹ سندھ۔

گواہ شد :- سید اصغر علی شاہ موصی ۲۶۰۴ محمود آباد سٹیٹ سندھ۔

نمبر ۳۳۵ ؎ :- منکہ ڈاکٹر عبد الرشید ولد منشی محمد اسمٰعیل صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ ۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میری ماہوار آمدنی قریباً -/۱۲۵ روپیہ ہے جس پر میرا گذارہ ہوتا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم ۱۳ ؍ اکتوبر ۱۹۳۴ء

العبد :- محمد عبد الرشید انچارج سول ڈسپنسری سخاوی بلوچستان۔

گواہ شد :- احمد جان عفی عنہ کلرک آرسنل کوئٹہ۔ گواہ شد :- محمد عبد اللہ کلرک آرسنل کوئٹہ۔

نمبر ۳۳۳ ؎ :- منکہ عبد الحق ولد حکیم شیر محمد احمدی قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن خانو ڈوگر ڈاک خانہ فیض پور کلاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ؍ اپریل ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری متروکہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد دو گھماؤں زمین جو مبلغ دو صد روپیہ واقع خانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ ہے۔ اس کے علاوہ میں نے پٹوار کا امتحان پاس کیا ہے۔ عارضی طور پر اس وقت مبلغ ۱۲ روپیہ ماہوار پر کام کرتا ہوں۔ تازیست اپنی ہر قسم کی آمد سے بھی ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔

العبد :- عبد الحق ولد حکیم شیر محمد احمدی مرحوم بقلم خود حال اچھرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ احمدی بقلم خود ساکن شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ گواہ شد :- غلام احمد احمدی ساکن کھوڑ ضلع لاہور۔

نمبر ۳۲۶ ؎ :- منکہ حکیم جہانگیر ولد خیر الدین قوم راول پیشہ حکمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶ ۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس رہائشی پختہ مکان ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً اڑھائی سو روپیہ ہے اور میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری ماہوار آمد اوسطاً -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر کے رسید حاصل کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم یا جائداد کی قیمت میں سے ادا کر دوں۔ تو وہ رقم وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد :- حکیم جہانگیر بقلم خود معالج چشم محلہ دار الفضل۔ قادیان

گواہ شد :- حکیم نیاز محمد محلہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد :- محمد اسمٰعیل عرف مہنگا دوکاندار محلہ دار الفضل قادیان

نمبر ۳۲۷ ؎ :- منکہ حکیم نیاز محمد ولد خیر الدین قوم راول پیشہ حکمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶ ۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس رہائشی پختہ مکان کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد پندرہ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی میری جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- حکیم نیاز محمد بقلم خود محلہ دار الفضل قادیان

گواہ شد :- محمد اسمٰعیل عرف مہنگا دوکاندار بر مکان ماسٹر علی محمد بی۔ اے بی۔ ٹی محلہ دار الفضل قادیان

گواہ شد :- نذیر احمد دوکاندار بر مکان ملک الطاف خان مرحوم محلہ دار الفضل قادیان۔

نمبر ۳۲۸ ؎ :- منکہ تاج الدین ولد غلام رسول صاحب مرحوم قوم جنجوعہ راجپوت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن ادھوالی حال قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ ۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اراضی زرعی واقعہ موضع ہیوکے و موضع ماکیوالے میں قریباً ۴۳ گھماؤں ہے۔ جو مشترکہ ہے۔ اس میں سے میرا حصہ قریباً ۵ گھماؤں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت قریباً پانچ سو روپیہ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز یہ بھی لکھ دیتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت اس جائداد کے علاوہ مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی حصہ جائداد وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا کر رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

کاتب الحروف - محمد اسلم لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور۔ العبد :- تاج الدین نشان انگوٹھا گواہ شد :- محمد اسمٰعیل صدر محلہ دار البرکات ۵ ۵/۳۵ - گواہ شد :- قاضی عبد الوحید بقلم خود پسر قاضی عبد المجید صاحب ۵ ۵/۳۵

نمبر ۳۲۹ ؎ :- منکہ شیخ عبد العزیز ولد رحیم بخش صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر قریباً ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد ایک مشترکہ مکان واقعہ منڈی بھلوال تحصیل و ضلع سرگودہا ہے۔ جس میں سے میرے حصہ کی مالیت نرخ حال کے مطابق قریباً چار صد روپیہ بارہ روپے آٹھ آنہ -/۸/ ۴۱۲ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو قریباً بیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو میری جائداد بعد وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ۲۷ ۱/۳۵

العبد :- عبد العزیز بقلم خود سکنہ گجرات - گواہ شد :- محمد محمود عالم نائب مدرس سکول رسول کے مقیم شہر گجرات۔ ۲۷ ۱/۳۵

گواہ شد :- عبد الغفور ولد شیخ رحیم بخش مرحوم برادر شیخ عبد العزیز موصی ۲۷ ۱/۳۵

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

شملہ ۶ر جون۔ زلزلہ زدہ علاقہ کا رقبہ ایک سو تیس میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہے۔ کوئٹہ کے ہلاک شدگان کی تعداد کا اندازہ ۴۵ ہزار کیا جاتا ہے۔ نقصان کا اندازہ کروڑوں روپے کا ہے۔ نواحی دیہات میں نامکمل تحقیقات کے مطابق ۱۲ سے ۱۵ ہزار تک اموات ہوئی ہیں۔ کوئٹہ سب ڈویژن اور قلات اسٹیٹ میں ایک سو سے زائد گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔

کوئٹہ ۶ر جون۔ ریاست قلات اور مستونگ میں زلزلہ کی وجہ سے ہلاک شدگان کی تعداد کا اندازہ ۲۴ ہزار کیا جاتا ہے اور چھ ہزار کے قریب زخمیوں کا۔ اکثر مقامات پر زمین شق ہو گئی۔ بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے۔ اور چشمے پھوٹ نکلے ہیں۔

شملہ ۶ر جون۔ کوئٹہ میں دفتر اطلاعات کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جو لوگ اپنی املاک اور اشیاء کے متعلق پتہ لگانا چاہیں۔ وہ دفتر اطلاعات میں اپنی اشیاء کی فہرست اور ان کی پہچان کے لئے کوئی امتیازی نشان لکھ کر بھجوا دیں۔ فوجی افسر انہیں برآمد کرنے کے لئے انتہائی کوشش کرینگے۔ ایسی اشیاء کو نکالنے کے لئے کھدائی کا کام فی الحال بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ سخت بدبو کی وجہ سے وبا کے پھیلنے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ تمام فوجی سپاہیوں کو شہر سے ہٹا لیا گیا ہے۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کھدائی کا کام دوبارہ کب شروع ہو۔

شملہ ۶ر جون۔ ہزماشیل کمیٹی نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے بھی ایک لاکھ دیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں اس وقت تک سولہ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

لاہور ۶ر جون۔ کوئٹہ میں رہنے والوں کے عزیز و اقارب ان کا پتہ لگانے کے لئے مختلف مقامات سے بکثرت یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور پریشان حال پھر رہے ہیں۔ سپیشل گاڑیوں کو دیکھنے کے لئے یہ لوگ چلچلاتی دھوپ میں ہزاروں کی تعداد میں سٹیشن پر پھرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی حالت کو دیکھ کر پرتاپ ۸ر جون کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کوئٹہ میں رہنے والے تو مر گئے۔ مگر اپنے رشتہ داروں کو بھی مار گئے ہیں۔ سپیشل گاڑیوں میں کوئٹہ سے آنے والوں پر عجیب بیکسی ٹپکتی ہے۔ بعض کے دماغ پر اس ہیبت ناک نظارہ کا اس قدر اثر ہے۔ کہ ابھی تک بچاؤ بچاؤ کا شور کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور عجیب و غریب حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں۔

راولپنڈی ۵ر جون۔ کوئٹہ میں راولپنڈی کے لوگ کثیر تعداد میں آباد تھے۔ چونکہ بے شمار لوگوں کے ہلاک ہو جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے یہاں گھر گھر ماتم بپا ہے۔ اور کونے کونے سے آہ و فغاں کی صدائیں قلوب انسانی کو تڑپا رہی ہیں۔

شملہ ۵ر جون۔ گورنر جنرل نیوزی لینڈ اور حکومت جاپان کی طرف سے وائسرائے ہند کو ہمدردی کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

لاہور ۶ر جون پنجاب کے سول ہسپتال کے انسپکٹر جنرل نے پریس کے ایک نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں کوئٹہ کے مجروحین کے لئے پانچ ہزار بستروں کا انتظام مکمل کر دیا گیا ہے۔ صرف نو صد مجروح میو ہسپتال میں داخل کئے جا سکیں گے۔ مجروح عورتوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک انڈین لیڈیز ایمبولینس کور بنائی جا رہی ہے۔

لاہور ۶ر جون۔ کوئٹہ سے جو لوگ واپس آ رہے ہیں۔ وہ نہایت روح فرسا واقعات بیان کرتے ہیں۔ زلزلہ کے بعد بچاؤ بچاؤ کی صدائیں بکثرت بلند ہو رہی تھیں۔ اور زمین کے نیچے سے آہ و فغاں ہو رہی تھی۔ مگر یہ نظر نہیں آتا تھا۔ کہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔ بعض عورتوں کو ملبہ کے نیچے سے نکالا گیا۔ تو وہ ننگی تھیں۔ اور ستر پوشی کے لئے انہوں نے لاشوں سے کپڑے اتارے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ۔ ۵ر جون۔ ضلع ہوگلی کے ایک مقام پر جب ایک مسجد کو جو سرکاری زمین پر تعمیر کی گئی تھی۔ منہدم کیا جانے لگا۔ تو مسلمانوں کا جم غفیر وہاں جمع ہو گیا۔ اور مزاحمت شروع کی۔ ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر لاٹھی چارج کیا گیا۔ مگر اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اور پولیس کو گولی چلانی پڑی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پچاس کے قریب مسلمان زخمی ہو گئے۔

مدراس ۵ر جون۔ ایلور میں آتشزدگی کی وجہ سے سارا قصبہ تباہ ہو گیا۔ ۳۵۰ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ دس لاکھ روپیہ کا مالی نقصان ہوا۔ اور دو ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ تین اموات واقع ہوئیں۔

دہلی ۵ر جون۔ گوڑگانواں میں آتشزدگی کی وجہ سے سات آدمی ہلاک ہو گئے۔ اٹھارہ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔

لاہور ۶ر جون۔ لاہور سے ایک پارسل جھنگ روانہ کیا گیا تھا۔ شبہ ہونے پر جب اُسے کھولا گیا۔ تو اس میں سے بم برآمد ہوئے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے پبلک پریس ہسپتال روڈ اور مالکان پریس کے مکان واقع سوتر منڈی کی تلاشیاں لیں۔ اور مالکوں کو تھانہ لے گئی۔ پریس بظاہر بلاکوں کا تھا۔

لنڈن ۵ر جون۔ انڈیا بل کی تیسری خواندگی کے سلسلہ میں آج بحث کا آخری دن تھا۔ مسٹر لینز بری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں وزیر ہند کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی ایسی جماعت کا نام لیں۔ جو اس بل کو پسند کرتی ہو۔ والیان ریاست کو جو پوزیشن دی جا رہی ہے۔ وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتی۔ رائے شماری پر بل پاس ہو گیا۔

راجشاہی ۶ر جون۔ پولیس نے ایک مخبر کی اطلاع پر ایک بنک کے ۶۲ سالہ چپراسی کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور ایک صندوق سے چھ کارتوس اور ایک ضبط شدہ کتاب کی ۴۷ جلدیں برآمد کیں اس کے بعد بنک پر چھاپہ مار کر بہت سے کاغذات قبضہ میں کر لئے بنک کے سیکرٹری اور خزانچی کی بھی تلاشی لی گئی۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

افغانستان کی حکومت نے افغانوں کو غیر مسلح کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور سمت مشرقی میں اسلحہ رکھنے اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ سمت شمالی کے لوگوں کو پہلے ہی غیر مسلح کیا جا چکا ہے۔ اور سمت جنوبی کے باشندوں کے اسلحہ کی تعداد بھی کم کی جا چکی ہے۔

بغداد ۵ر جون۔ کردستان کے قائد اعظم خلیل خوشدی نے حکومت عراق سے چند شرائط پر صلح کر لی ہے جس میں سے ایک شرط یہ ہے۔ کہ حکومت عراق اس کے قلعہ سے پولیس کا پہرہ ہٹا لیگی۔

سلور جوبلی کے موقعہ پر جو جوبلی فنڈ جمع کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق ہندوستان کے مختلف حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ زلزلہ زدگان کوئٹہ کی امداد پر صرف کیا جائے۔

دمشق کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ امیر سعود ولی عہد سلطنت حجاز یورپ کی سیاحت کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ میں یورپ کے موجودہ حالات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وقت ملا۔ تو میں مصر کا سفر بھی کرونگا

امرتسر ۶ر جون۔ ڈپٹی کمشنر نے اپنے دفتر کے تمام کلرکوں کو ریلوے سٹیشن پر اس غرض سے تعینات کر دیا ہے۔ کہ مصیبت زدگان کوئٹہ کی فہرستیں تیار کریں۔ لاہور میونسپل کمیٹی نے ٹاؤن ہال اور دیگر میونسپل بلڈنگز ان لوگوں کی رہائش کیلئے خالی کر دی ہیں

لاہور ۶ر جون۔ میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ لالہ ستیا رام نے میونسپلٹی کا ایک اجلاس طلب کیا تھا۔ جسے صاحب صدر نے ناجائز قرار دیتے ہوئے ملتوی کر دیا۔ ابھی کشمکش جاری ہے۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی